Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ، ۱۳ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش ، ۱۳ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۲ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں ۔ حضور کی صحت کے متعلق کل ۱۲ تبلیغ کی صبح کو بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب کرام حضور کی صحت ، سلامتی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۔ ۱۲ تبلیغ ۔ کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے مرکز سلسلہ ربوہ کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے اس کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور وہ شرائط پڑھ کر سنائیں جو یہاں رہنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائی تھیں اس سلسلے میں آپ نے وقف برائے خدمتِ دین اور نمازوں کی بالالتزام پابندی کی طرف بالخصوص احباب کو توجہ دلائی ۔

اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری منصور احمد صاحب مبشر کو ۲۴/۲/۷۲ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ نومولود مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی کا پوتا اور مکرم محمد نور الدین صاحب اجمل برادر اکبر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کا پڑنواسہ ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت نومولود کا نام "منظور احمد" تجویز فرمایا ہے ۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین

محترم چوہدری عبد الحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کو پھر عارضہ قلب کی شکایت ہوگئی ہے ، پچھلے تین دنوں میں دو دفعہ ہارٹ اٹیک ہو چکا ہے جسکی وجہ سے فوری طور پر آپکو سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں داخل کرایا گیا ہے ۔ اب پہلے سے تو طبیعت ٹھیک ہے مگر کمزوری بہت ہے ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ورک صاحب کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے ۔ آمین (شاہد احمد اسلام آباد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُتّقی کو ایک نور دیا جاتا ہے جو اُسکی تمام راہوں میں اُسکی راہنمائی کرتا ہے

مُتّقی کیلئے ضروری ہے کہ نہ صرف اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کرے بلکہ اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرتا چلا جائے

" اگر تم مُتّقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا ۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نُور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے ۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا ۔ . . . . جتنی تمہاری راہیں ، تمہارے قویٰ کی راہیں ، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نُور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نُور میں ہی چلو گے "۔

" مُتّقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اسکے کہ موٹی باتوں جیسے زنا ، چوری ، تلفِ حقوق ۔ ریاء ، عُجب ، حقارت ، بُخل کے ترک میں پکّا ہو ۔ اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے ۔ لوگوں سے مروّت ، خوش خلقی ، ہمدردی سے پیش آوے ۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچّی وفا اور صدق دکھلاوے ۔ خدمات کے مقامِ محمود تلاش کرے ۔ اِن باتوں سے انسان مُتّقی کہلاتا ہے ۔ اور جو لوگ اِن باتوں کے جامع ہوتے ہیں وُہی اصل میں مُتّقی ہوتے ہیں اور ایسے شخصوں کے لئے لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہے ۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے ۔ جیسے کہ وہ فرماتا ہے ۔ وَ ھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں ۔ اُن کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں ۔ اُن کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سُنتے ہیں ۔ اُن کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتے ہیں "۔

(ملفوظات جلد چہارم)

جماعتِ احمدیّہ کی مجلس مشاورت

۳۱ مارچ و یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مارچ و یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۲ء بروز جمعہ ، ہفتہ ، اتوار منعقد ہوگی ۔

(۱) جماعتیں حسب قاعدہ تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۷۲ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں ۔ وقت کی پابندی ضروری ہے ۔

(۲) امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ امسال ان کی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو ان کی اطلاع ۲۹ فروری تک اور نمائندگان کی اطلاعات حسب قاعدہ ۱۰ مارچ تک ضرور بھجوا کر ممنون فرماویں ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳ / تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی محبت کا اہل بنانے والے آٹھ بنیادی اوصاف

ایک حقیقی مومن اپنے دعوئی ایمان کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے محبت رکھنے کا دعویدار ہوتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خواہش اور اس کی معراج یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرنے لگ جائے۔ ظاہر ہے کہ جس بندے کو یہ رفیع الشان مقام حاصل ہو جائے کہ خدا تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگے تو پھر وہ ہر خطرہ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور ہر کامیابی اُس کے لئے مقدر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے وہ خود اُسے ہر خطرہ سے بچاتا ہے، اُسے اپنی امان میں لے لیتا ہے، اُس کی پُشت پناہی کرتا ہے، وہ اُس کو غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا ہے جس کے بل پر وہ مشکلات پر قابو پاتا اور آگے ہی آگے بڑھتا رہتا ہے اور اِس طرح ہر میدان میں کامیاب ہوتا اور فتح و ظفر سے ہمکنار ہوتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ایک ایسا گُر بتایا ہے کہ جس کی مدد سے وہ یقیناً اِس قابل بن سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بھی اُن سے محبت کرنے لگ جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے سب سے پیارے اور سب سے برگزیدہ رسول، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران آیت ۳۲)

یعنی اے رسول! تُو لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس اتباع کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

اِس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ وہ گُر جس کی مدد سے مومن اس قابل بن سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بھی اُن سے محبت کرنے لگ جائے یہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کریں یعنی آپ کے نقش قدم پر چلتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِس گُر کو صرف اجمالی رنگ میں ہی بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اس کی تفصیلات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ اس نے امتیازی رنگ میں بعض مخصوص صفات رکھنے والے مومنوں کا ذکر کرکے بتایا ہے کہ میں ایسی ایسی صفات والے مومنوں سے یقیناً محبت رکھتا ہوں اور یہ وہ صفات ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ میرے اِس محبوب ترین اور برگزیدہ ترین رسول کی پیروی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم بھی حسب استعداد اِن اوصاف سے متصف ہو جاؤ گے اور میں تم سے بھی محبت کرنے لگ جاؤں گا۔ ذیل میں ہم قرآن مجید کی وہ آیات درج کرتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے بعض مخصوص صفات کے حامل مومنوں کا ذکر کرکے بتایا ہے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ○ (توبہ آیت ۴) اللہ یقیناً متقیوں سے محبت رکھتا ہے۔

(۲) وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ○ (آل عمران آیت ۱۴۷) اور اللہ یقیناً صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(۳) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ ○ (البقرہ آیت ۲۲۳) اللہ اُن کو جو اُسکی طرف بار بار رجوع کرتے ہیں یقیناً محبت کرتا ہے۔

(۴) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○ (البقرہ آیت) اللہ نیکوکاروں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

(۵) وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ○ (التوبہ آیت ۱۰۸) اور اللہ کامل پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(۶) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ○ (المائدہ آیت ۴۳) اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(۷) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○ (آل عمران آیت ۱۶۰) اللہ توکل کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

(۸) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ ○ (الصف آیت ۵) اللہ یقیناً ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کے رستہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں (اور صف بھی ایسی کہ) گویا وہ ایک دیوار ہیں جس کی مضبوطی کے لئے اُس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو۔

ان آیات میں اُن آٹھ بنیادی اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے کہ جن سے متصف لوگوں سے اللہ تعالیٰ یقیناً محبت کرتا ہے۔ وہ ہیں تقویٰ، صبر، اللہ تعالیٰ کی طرف بار بار رجوع کرنا، بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالانا، کامل پاکیزگی اختیار کرنا، ہر معاملہ میں عدل اور انصاف سے کام لینا، اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا، خدا کے راستہ میں جانے والی قربانیوں میں دوسروں کے شانہ بشانہ شریک رہنا۔ یہ تمام اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم پائے جاتے تھے اور ان اوصاف پر عمل پیرا ہونے میں آپ انتہائی نقطہ عروج پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اِن اوصاف پر عمل پیرا ہونے کے لحاظ سے بھی آپ کو تمام مومنوں کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا اور فرمایا کہ اگر میرے بندے چاہتے ہیں کہ میں بھی اُن سے محبت کروں تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ علی الخصوص ان اوصاف سے متصف ہونے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں اور اپنی اپنی استعداد کی آخری حد تک اتباع کرتے چلے جائیں۔ اس سے ثابت ہے کہ جب تک کوئی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے، مشکلات و مصائب میں صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھانے، ہر آن اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے، خاص تعہد کے ساتھ نیکیاں بجالانے، کامل پاکیزگی حاصل کرنے، عدل و انصاف کو لازم پکڑنے، اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھنے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کی جانے والی جانی و مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے میں اپنی استعداد کی آخری حد تک کوشاں نہیں رہتا اور ان سب اوصاف سے متصف ہونے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا اُس وقت تک اُس میں یہ اہلیت پیدا نہیں ہو سکتی کہ خدا تعالیٰ بھی اُس سے محبت کرے اور اپنی محبت کے ثبوت کے طور پر اُسے اپنی تائید و نصرت اور انعام و اکرام سے نوازے۔

یہ آٹھ اوصاف تو وہ بنیادی اوصاف ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مثبت طور پر بار بار ذکر فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اِس تعلق میں اور بہت سے اوصاف کا بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کا ذکر کرتے ہیں ایک جداگانہ اسلوب اختیار فرمایا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے محبت نہیں کرتا۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے وہ بُرائیاں گنوائی ہیں جو اُسے سخت ناپسند ہیں اور جن لوگوں میں وہ بُرائیاں پائی جائیں اُن سے وہ ہرگز بھی محبت نہیں کرتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ لازماً وہ اچھے اوصاف بھی جو اُن برائیوں کی ضد کہلاتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے والے ہیں اور ایک مسلمان کے واسطے خدا تعالیٰ کی محبت کا سزاوار بننے کے لئے اپنے آپ کو اُن اوصاف سے متصف کرنا بھی ضروری ہے۔

خدا تعالیٰ کی محبت کا اہل بنانے والے اِن مزید اوصاف پر ہم آئندہ کسی شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

مقام عشق

دِل میں جب اُنکی محبت کا شرر ہوتا ہے
ذرّہِ خاک بھی صد رشکِ قمر ہوتا ہے

کیا کہوں کتنی بلندی پہ گزر ہوتا ہے
جب ترے دَر پہ جھکایا ہُوا سَر ہوتا ہے

چشمِ عاشق میں جو ہوتا ہے لگن کا آنسو
نہ سِتارہ کوئی ایسا، نہ گہر ہوتا ہے

پھول ہو جاتے ہیں سب شرم سے پانی پانی
صُبح جب اُنکا گلستاں سے گزر ہوتا ہے

لوگ کرتے ہیں اُسے آہ! جفا سے تعبیر
جب کرم اُن کا بہ اندازِ دِگر ہوتا ہے

زِندگی کاش وہ بن جائے صدف کہ جس میں
عِشق کا خاص درخشندہ گہر ہوتا ہے

(ڈاکٹر مسعود حسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی و روح پرور خطاب

دنیا میں عیسائیت اور اسلام کی جنگ دراصل افریقہ میں لڑی جانے والی ہے

(فرمودہ ۱۵ اخاء ۱۳۵۰ ہش - ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(۶)

پاکستان کی خدمت کی اہمیت

اب ہمارے ملک میں بھی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹروں کے باہر جانے کے لئے گورنمنٹ کی اجازت اور کئی دوسرے کلیرنس سرٹیفکیٹ لینے پڑتے ہیں۔ وہ لیتے ہیں تب باہر جاتے ہیں۔

ابھی پچھلے مہینے ہمارے ایک بھائی نوجوان ڈاکٹر جو میرے عزیز بچوں کی طرح ہیں وہ دونوں میاں بیوی نائیجیریا جا رہے تھے۔ بالکل تیار تھے دو چار دن تک سفر کرنا تھا ایک دن صبح کی ڈاک آئی تو انہوں نے دیکھا ملٹری کی طرف سے Call (کال) آگئی ہے۔ ویسے انہوں نے کبھی درخواست وغیرہ نہیں دی تھی۔ نہ پہلے کبھی ملٹری میں نوکر رہے تھے۔ ان کی فارن کوالیفکیشن ہے۔ دراصل اعلیٰ تعلیم کے لئے جو ڈاکٹر باہر جاتا ہے اسے ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے ایک سرٹیفکیٹ لینا پڑتا ہے۔ جب یہ باہر گئے تھے انہوں نے بھی یہ سرٹیفکیٹ لیا تھا۔ ایکسچینج کے پاس ان کا ریکارڈ "ڈھونڈ نکالا" آدمی نے وہاں سے لیا ہوگا۔ خیر وہ میرے پاس آئے کہ میں تو سامان باندھے بیٹھا ہوں اور اب یہ Call آگئی ہے میں نے انہیں کہا کہ بات یہ ہے کہ اپنے ملک کی خدمت کو غیر ملکوں کی خدمت پر بہر حال ترجیح دی جائے گی۔ اس واسطے تم جاؤ۔ بات چھپانے کی ضرورت نہیں۔ صاف کہہ دو کہ میں اس طرح نائیجیریا جا رہا تھا۔ سامان میرا بندھا پڑا ہے وہاں خدمت اسلام میرا مقصد ہے۔ یہ بھی ایک رنگ میں پاکستان کی خدمت ہے۔ لیکن میں جب امام جماعت سے ہدایت لینے گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ملک کی خدمت کو غیر ملکوں کی خدمت پر ترجیح دی جائے گی اس واسطے اگر میری ضرورت ہے تو میں باہر نہیں جاتا۔ میں اپنے ملک میں خدمت بجا لاؤں گا اور اگر آپ کہیں گے تو میں بغیر معاوضہ کے خدمت کروں گا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ ہم نے تمہیں جو گزارہ باہر دینا ہے وہ ہم یہاں دیں گے۔ اس لئے تم کہہ دینا کہ اگر حکومت کو میری ضرورت ہے تو بغیر پیسے کے خدمت کروں گا لیکن اگر وہ afford (ایفورڈ) کر سکتے ہوں یعنی یہاں نقصان نہ ہوتا ہو تو اجازت دیں گے تو میں چلا جاؤں گا۔ لیکن یہ فیصلہ کرنا حکومت کا کام ہے ہمارا کام نہیں ہے یہ غالباً دس ستمبر کی بات ہے۔ پندرہ ستمبر کی صبح کو ان کا انٹرویو تھا (آج تار آئی ہے کہ وہ نائیجیریا پہنچ گئے ہیں۔ لیکن میں آپ کو پہلے کا واقعہ بتا رہا ہوں) چنانچہ وہ انٹرویو کے لئے گئے۔ ایک بہت بڑے فوجی افسر نے ان کا انٹرویو لیا۔ دو چار دن کے بعد انہیں چٹھی آگئی کہ تم چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ نائیجیریا روانہ ہو گئے اور اب اطلاع آئی ہے کہ وہ وہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہ ڈاکٹر بھی غیر ملکی کوالیفائیڈ ہے اور بھی اس طرح کے کئی ڈاکٹر وقف ہوتے ہیں اور کئی تو افریقہ پہنچ گئے ہیں۔

بات یہی ہے کہ اگر ملک کو ضرورت ہے تو ملک کے لئے ہماری جان اور مال حاضر ہے اور یہ بھی اسلام کی خدمت ہے۔ کوئی شخص ہم پر یہ اعتراض نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی خدمت ہمارے نزدیک اسلام کی خدمت ہے کیونکہ ساری دنیا میں اسلام کی جو خدمت ہو رہی ہے اس کا مرکز یہاں پاکستان میں ہے اس واسطے پاکستان کی خدمت دراصل اسلام کی خدمت ہے اور اگر ملک کو ضرورت نہ ہو یعنی اگر سو ڈاکٹر کی ضرورت ہے اور ڈیڑھ سو ڈاکٹر موجود ہے تو پھر حکومت جن کو روکنا چاہے روک لے اور اگر اجازت دے تو باہر جا کر خدمت کریں گے۔ کئی جونئیر ڈاکٹر گئے ہیں۔ کچھ ناتجربہ کار بھی ہیں۔ دو ایک ڈاکٹر پریشان بھی کرتے ہیں۔ لیکن مجھے پتہ ہے بعض کا ابھی بچپن ہے۔ مثلاً ایک دو نے یہ کہا کہ ہمیں شہر کے اندر یعنی دار الخلافہ میں رکھ دیا ہے۔ ہمارا سامان اچھا ہونا چاہیئے تا کہ لوگوں پر رعب پڑے۔ وہاں ہمارا پہلے سے ایک ہیلتھ سنٹر بھی ہے اس سنٹر کے ڈاکٹر نے کہا کہ میں تو ایک جھونپڑی کے اندر بیٹھ گیا تھا۔ اس پر ان ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ تو ماہر تھے بڑی عمر کے تھے آپ کا ویسے ہی رعب تھا ہم نوجوان ہیں ہمیں ظاہری سہارے یعنی سامان اور نمائش کی ضرورت ہے اور یہ وہ ڈاکٹر ہیں جو باتھرسٹ (گیمبیا) میں گئے ہیں۔ ان کے لئے باہر کی جماعتوں نے جرمنی سے ایک نہایت اچھا اور قیمتی ایکسرے پلانٹ بھیجا ہے۔ کیونکہ وہاں ایک ٹی بی سپیشلسٹ بھی بھجوائے گئے ہیں۔ اسی طرح دانتوں کے دیکھنے کی کرسی (اور وہ بھی بڑی قیمتی ہے) اور دوسرے اوزار وغیرہ ڈنٹسٹ کے لئے بھجوائے گئے ہیں۔ لیکن ان ڈاکٹروں میں مجھے جو بچپن نظر آرہا ہے وہ یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک ڈینٹل چیئر نہ ہو دانت نہیں دیکھے جا سکتے۔ چنانچہ وہ پہلے انتظار کر رہے تھے کہ ڈینٹل چیئر پہنچ جائے اور اب انتظار کر رہے ہیں کہ اس کو کوئی جوڑنے والا آجائے ممکن ہے ایک مہینہ اور لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑا صبر دیا ہے۔ میں مسکرا کر صبر کر رہا ہوں کہ آخر ایک دن تو ڈینٹل چیئر بن جائے گی اور تمہیں اس پر دانتوں کا مریض بٹھانا پڑیگا تجربہ کی ضرورت ہے وہ بھی انشاء اللہ آجائے گا۔ پھر جوش بھی پیدا ہوگا۔ رتیں بھی آجائیں گی۔ یعنی صحیح رنگ بھی پیدا ہو جائے گا۔

پس یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری حرکت میں بہت شدت اور تیزی پیدا ہو رہی ہے اور انشاء اللہ اور زیادہ تیزی پیدا ہوگی اور اس کے لئے ہمیں ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیئے۔ کامیابی کے آثار ہمیں نظر آرہے ہیں۔

افریقہ میں عیسائیت کی پسپائی

اس وقت دنیا میں عیسائیت سے اسلام کی جو جنگ ہے، وہ دراصل افریقہ ہی میں لڑی جانے والی ہے۔ میں نے بڑا غور کیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی خیال تھا میں نے عیسائیت اور اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ساری دنیا کا ایک جائزہ بھی لیا تھا جس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ عیسائیت افریقہ میں پیچھے ہٹ رہی ہے۔

پہلے وہ ہمارے بچے اغوا کر کے لے جاتے تھے اور اغوا کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی سکول میں داخل ہوتا تھا "محمد" اور پہلے دن رجسٹر پر نام لکھا جاتا تھا "ایم" (محمد کا اور ساتھ) پیٹر اسکو کہتے تھے نام محمد ہو اور نام اس کا عیسائیوں والا رکھ دیتے تھے۔ پانچ سال کے بعد جب وہ سکول سے نکلتا تھا تو وہ عیسائی ہوتا تھا نہ انجیل کا پتہ اور نہ انکے اصول اور قواعد کا پتہ لیکن نام بدل دیا اور وہ اپنے آپ کو عیسائی کہنے لگ گیا۔ اب باپ بڑا مخلص مسلمان اور بیٹا نام کا عیسائی۔ بڑے آرام سے اور بغیر کسی جھگڑے کے وہ پیٹر بن گیا۔

اب گیمبیا سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں ہمارے سکول کا افتتاح ہو گیا ہے وہاں سے یہ بھی اطلاع آئی ہے کہ وہاں کا جو سب سے بڑا یعنی لاٹ پادری ہے اس نے اپنا بیٹا ہمارے سکول میں داخل کروا دیا ہے کسی نے اس سے کہا بھی کہ یہاں تو قرآن کریم ضرور پڑھائیں گے اس نے کہا بیشک پڑھائیں۔ میں تو اپنے بچے کو یہیں داخل کرواؤں گا۔

علاوہ ازیں بعض پیرا ماؤنٹ چیفس کے بچے والدین سے لڑتے ہیں کہ ہم نے "احمدیہ" میں داخل ہونا ہے۔ افریقہ کی زبان میں احمدیہ سے مراد احمدیہ سکول ہے۔ چنانچہ وہ خالی احمدیہ کہتے ہیں کہ ہم نے احمدیہ میں داخل ہونا ہے۔ یعنی ہم احمدیوں کے سکول میں جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ بے حد فضل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی اپنی استطاعت اور ہمت کے مطابق "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں عطیہ دینے اور "نصرت جہاں آگے بڑھو" کے لئے جانی اور وقتی جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں پہلے دن سے ہی یہ دعا کر رہا ہوں۔ میں نے پہلے بھی یہ اعلان کیا تھا اب بھی کرتا ہوں اور آپ بھی کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور کچھ پیش کر دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی قبولیت حاصل نہ ہو۔ اسی واسطے آپ نے پیش تو کر دیا مگر وہ جو ساری دولتوں کا مالک ہے اس کے لئے آپ نے ہزار دو ہزار دے دیا تو کیا دیا۔ لیکن اگر وہ اپنے فضل اور رحم سے ایک دھیلے کو قبول فرما لے تو آپ کو سب کچھ مل گیا۔

پس آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قبول فرما لے اور جس طرح اس نے اس وقت تک برکت ڈالی ہے۔ اس سے زیادہ برکت ڈالتا چلا جائے۔ ہماری کوششوں میں اور ہم آخری کامیابی کا دن جلد تر دیکھ لیں۔

اب میں جاؤں گا آپ پروگرام کے مطابق کام کریں۔ انشاء اللہ پھر جتنی ہمت اور توفیق ملی آپ سے ملوں گا۔

ہمارے تعلیمی مسائل

مکرم ظہور الدین بابر صاحب بی۔اے

(۳)

۸۔ اساتذہ کے مسائل

کچھ عرصہ سے اساتذہ کی طرف سے بے اطمینانی کا اظہار ہو رہا ہے ان کے مسائل جلد حل کرنے کے لئے موثر اقدامات کی ضرورت ہے۔ اساتذہ ہی مطمئن ہونگے تو بہتر رنگ میں تعلیم و تعلّم کا فرض انجام دے سکیں گے۔

ایک سی تعلیم و تربیت کے حامل اساتذہ کی تنخواہوں کے اسکیل میں تفاوت کم کیا جائے زیادہ اہلیت کے اساتذہ جو کہ اہلیت والی اسامیوں پر کام کر رہے ہیں ان کو زیادہ اہلیت والی اسامیاں خالی ہونے پر دوسروں کی نسبت ترجیح دی جائے اور اہلیت کے مطابق جگہ ملنے تک انہیں ایک اسپیشل الاؤنس دیا جائے اور ترقی کے مواقع سب کے لئے یکساں رکھے جائیں۔ ایسے امور کے متعلق کارنیلئس رپورٹ میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جس سے مدد لی جا سکتی ہے تعلیمی اداروں کے حالات اس انداز میں بہتر کئے جائیں کہ طلباء اساتذہ کے درمیان پرانی قدریں زندہ ہوں طلباء اساتذہ کا خاطر خواہ احترام کریں اور اساتذہ کا ان سے مشفقانہ و ہمدردانہ سلوک ہو۔

۹۔ تعلیم اور اقتصادی ترقی

ایک عرصہ تک تعلیم کے بارے میں یہ خیال رہا کہ تعلیم سے معاشرتی ترقی ہی ہوتی ہے اور براہ راست معاشی ترقی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن آہستہ آہستہ یہ غلط فہمی دور ہوگئی مسلمانوں میں سر سید احمد خان۔ جرمنی اور جاپان کی تیز تر اقتصادی ترقی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ دونوں قومیں سو فی صد تعلیم یافتہ ہیں۔ شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر شوستر نے تعلیم اور اقتصادی ترقی کے باہمی تعلق کے جائزے میں یہ تحریر کیا ہے کہ گذشتہ نصف صدی میں امریکہ کی اقتصادی ترقی وہاں کی تعلیمی ترقی کی مرہون منت ہے۔ اسی طرح ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر اقتصادیات جان کینتھ گالبریتھ نے تعلیم کو کسی ملک کی اقتصادی ترقی کے اولین بنیادی عناصر میں شمار کیا ہے گویا تعلیم کے لئے جو خرچ کیا جائے وہ سرمایہ کاری ہے ہمارے مالی بجٹ میں تعلیم کا حصہ زیادہ ہونا چاہیئے۔ چوتھے پانچ سالہ منصوبہ میں تعلیم پر ۴۹۲ کروڑ روپے خرچ کرنے کا پروگرام ہے جو تیسرے منصوبہ سے سو فیصد زیادہ ہے تاہم تعلیم جو کہ اقتصادی ترقی کی حقیقی بنیاد ہے زیادہ اہمیت کی مستحق ہے موجودہ عوامی حکومت نے تعلیمی پالیسی کی تشکیل نو کی طرف جس تیزی سے توجہ دی ہے۔ وہ لائق ستائش ہے وقتاً فوقتاً اس بارے میں گذشتہ ماہ کچھ کیا گیا اور اخبارات میں آیا اس کی رو سے

۱۔ پرائمری تعلیم لازمی ہوگی اور میٹرک تک تعلیم مفت ہوگی۔

۲۔ کروڑوں عوام کو تعلیم دینے کے لئے ٹیلی ویژن کی سہولتوں سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ ٹیلی ویژن پر ایک تعلیمی چینل کا انتظام کیا جائے گا۔

۳۔ تعلیمی پالیسی کے لئے ایران، ڈنمارک اور چین کی تعلیمی پالیسی کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

۴۔ تعلیم کا بنیادی مقصد قومی یکجہتی پیدا کرنا ہے۔

عوامی حکومت سے بجا طور پر امید کی جا سکتی ہے کہ اس کی مرتب کردہ تعلیمی پالیسی ہمارے تعلیمی مسائل کو بوجوہ احسن حل کرے گی اور قومی امنگوں کے مطابق ہوگی اور ہمارے مذہب ثقافت اور روایات کے تحفظ کی ضامن ہماری قومی عظمت و ترقی کی اساس ہوگی۔

درخواست دعا

میرے بھائی جان مشرقی پاکستان میں تھے سقوط مشرقی پاکستان کے بعد اب تک ان کی کوئی مکمل اطلاع نہیں ملی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی جان کے متعلق جلد خیریت کی خبر دے۔

(سعید دعا گو نعیروی)

لاسلکی کی حیرت انگیز ایجاد اور قرآن مجید

مکرم عزیز حسین صاحب گجرات

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔
ھُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ
اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ
کُنْ فَیَکُوْنُ (یٰسٓ ع)

یعنی وہ بہت پیدا کرنے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ جب کبھی ارادہ کرتا ہے کہ فلاں چیز ہو جائے وہ اس کے بارہ میں کہتا ہے کہ اس طرح ہو جا اور اسی طرح ہو جاتی ہے

خدا تعالیٰ کا کلام کسی خاص مقام اور زمانہ کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ چونکہ وہ عالم الغیب ہستی کی طرف سے ہے اس لئے اس میں آئندہ زمانہ کی خبریں بھی موجود ہیں اور اگر غور کیا جائے تو زمانہ حاضرہ کے بعض علوم و ایجادات کی بھی اس میں خبر موجود ہے۔

اس اصول کی روشنی میں اگر سورۃ المرسلات کی ابتدائی آیات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں عصر حاضر کی حیرت انگیز ایجاد لاسلکی کے نظام اور اس کے ظہور کے زمانہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝
فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝
وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝
فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا ۝
عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝
اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝
فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝
وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝
لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝
لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝
وَمَآ اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۝
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝

ترجمہ:۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو چلتی ہیں نرمی سے پھر تیز ہواؤں کی جو خوب تیز ہوتی ہیں پھر ان لہروں کی جو اٹھا کر لے جاتے اور پھیلاتے ہیں (نشر کا لفظ کتنا واضح ہے) اور ان کا جو ایک لہر کو دوسری لہر سے جدا کرتی ہیں پھر ان کی جو پہنچانے والی ہیں ذکر (کلام) کو الزام دینے یا ڈرانے کے لئے یقیناً جو تم وعدہ دئے جاتے ہو یقیناً ہونے والا ہے۔ جس وقت ستارے مدھم پڑ جاویں گے اور جس وقت آسمان کھولا جاوے اور جب پہاڑ اڑائے جاویں اور جب پیغمبر مقررہ (وقت) پر لائے جاویں (چونکہ اس زمانہ میں مختلف اقوام اپنے اپنے موعود کی منتظر ہوں گی اس لئے صیغہ جمع استعمال ہوا) کس دن کے لئے وعدہ دئے گئے ہیں دن فیصلہ کے لئے (حق و باطل کا) اور کیا جانے تو کیا ہے دن فیصلہ کا خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

اس سلسلہ میں ان امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے:۔

ا۔ ۱۸۹۴ء میں سورج اور چاند کو ایک ہی مہینہ (ماہ رمضان) میں گہن لگا اور اس طرح حدیث دار قطنی والی پیشگوئی ظہور پذیر ہوئی۔

ب۔ اسی زمانہ میں ستاروں کے ٹوٹنے کا عمل بھی کثرت سے نمایاں ہوا (منتہی ۳/۴)

ج۔ سائنس دانوں نے آسمان کے راز معلوم کرنے کے لئے ہر طرح کی جدوجہد کی

د۔ مارکونی نے ۱۸۹۵ء میں (ان سائنسی بنیادوں پر جو مسٹر ہرٹز نے ۱۸۸۹ء میں کی تھیں) پہلا وائرلیس سیٹ مکمل کر لیا (بحوالہ سٹینڈرڈ انسائیکلو پیڈیا صفحہ ۱۳۰۳)

(۱۸۹۰ء وہ سال ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو بنی نوع انسان کو اپنی (خدا وند تعالیٰ کی) پناہ میں بلانے کا مشن سپرد فرمایا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کے حکم سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح لیکن مجمل طریقہ سے کرہ ہوائی کے وہ خواص بیان فرمائے ہیں جن پر موجودہ زمانہ کی حیرت انگیز ایجاد لاسلکی کا دارومدار ہے مثلاً ہواؤں کا نرمی سے یا تیزی سے چلنا اپنی لہروں کو منتشر کرنا اور لہروں کو ایک دوسری سے جدا جدا رکھنا (یعنی الگ رکھنا) اور ذکر (آواز) کو (پراپیگنڈہ وغیرہ) کو پہنچانا یعنی لاسلکی کی ایجاد کا مقصد کتنا واضح الفاظ میں بتا دیا گیا باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۹)

مسل نمبر ۲۰۶۳۷

میں شریفہ خاتون زوجہ حافظ برکت علی صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن چک سدھے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

(i) حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپے
(ii) زیور طلائی اڑھائی تولے مالیتی -/۶۰۴ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شریفہ خاتون زوجہ حافظ برکت علی صاحب چک سدھے۔ ڈاکخانہ مراکی وال ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد: غلام رسول ولد غلام حیدر ساکن ڈھپئی ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں شرقی ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: حافظ برکت علی ولد حیات محمد صاحب چک سدھے ڈاکخانہ مراکی وال ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۰۶۳۸

میں سراج احمد ولد احمد دین گڈکا۔ قوم گڈکا پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سراج احمد متعلم طبیہ کالج ربوہ دار العلوم شرقی ربوہ
گواہ شد: منیر احمد ولد مولوی خورشید احمد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ
گواہ شد: محمد لطیف ولد نذیر احمد دار العلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۶۳۹

میں حمامۃ البشریٰ زوجہ عبد الرشید سماٹری صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے: (i) طلائی زیور سات تولے چار ماشے
(ii) حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: حمامۃ البشریٰ ۱۳۶/۱۵ دستگیر سوسائٹی کراچی نمبر ۳۸۔
گواہ شد: شیخ شریف احمد ولد شیخ نثار احمد صاحب ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸
گواہ شد: نثار احمد صراف [illegible] روڈ کراچی ۳۸

مسل نمبر ۲۰۶۴۰

میں سردار پیر بخش ولد سردار شیر خان صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ زمینداری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۰۶ء ساکن منڈوال ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(i) زرعی اراضی (چاہی۔ بارانی۔ پتھریلی) ۸۲۱ کنال مالیتی -/۲۰،۰۰۰ (ii) مکان نصف حصہ مالیتی -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: پیر بخش منڈوال ڈاکخانہ چھپان ضلع راولپنڈی
گواہ شد: اولیا رخان۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈوال۔ ڈاکخانہ چھپان ضلع راولپنڈی
گواہ شد: مرزا عبد الغنی ایم اے معرفت مسجد نور راولپنڈی

مسل نمبر ۲۰۶۴۱

میں فضل محمد عرف فضل الدین کپور تھلوی ولد عمر الدین صاحب احمدی قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال بیعت مارچ ۱۹۲۴ء ساکن باہڑ یانوالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی تیرہ ایکڑ دو کنال مالیتی -/۱۴،۲۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: فضل محمد عرف فضل الدین کپور تھلوی ولد عمر الدین صاحب ساکن باہڑ یانوالہ۔ ڈیرہ ارڑ کے ڈاکخانہ بھکھی ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: علی محمد پریذیڈنٹ سکنہ باہڑ یانوالہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: تاج محمد عرف تاج دین سیکرٹری مال۔

مسل نمبر ۲۰۶۴۲

میں مصباح الدین احمد ولد محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ستمبر ۱۹۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: مصباح الدین احمد بقلم خود
214-AL-NOOR Chambers
2nd floor Preedy Street-
KARACHI-3. SADAR.
گواہ شد: ملک مبارک احمد اڈیشنل سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد: محمد شفیع نجیب آبادی احمدیہ ہال میگزین لین۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۶۴۳

میں حامدہ یاسمین بنت مسعود احمد صاحب خورشید۔ قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۷ بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

(i) زیور طلائی وزنی چھ تولے تین ماشے مالیتی -/۱۱۲۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ [illegible] روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا [illegible] ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حامدہ یاسمین بنگلہ نشان رحمت 2/A-202 بلاک ۲ P.E.C.H.S. کراچی نمبر ۲۹۔
گواہ شد: مسعود احمد خورشید والد موصیہ بنگلہ نشان رحمت 2/A-202 بلاک ۲ P.E.C.H.S. کراچی ۲۹
گواہ شد: منیر احمد بنگلہ نشان رحمت 2/A-202 بلاک نمبر ۲ P.E.C.H.S. کراچی نمبر ۲۹

مسل نمبر ۲۰۶۴۶

میں شریف النساء بی بی زوجہ شریف احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ملتان ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(i) حق مہر ۳۲/۲۵ روپے۔
(ii) زیور طلائی وزنی ۲ تولے [illegible] تین صد ساٹھ (-/۳۶۰) روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شریف النساء بی بی اہلیہ شریف احمد صاحب پوسٹل پنشنر نیازی منزل [illegible] ملتان
گواہ شد: شریف احمد پوسٹل پنشنر نیازی منزل
گواہ شد: سعید احمد سعید مکان ۲۰۳۰ محلہ چاہ بوہڑ والہ۔ ملتان۔

(باقی)

ترسیل زر اور انتقالی امور سے متعلق
مینیجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہبی دلائل دُعائیں اور اخلاقِ فاضلہ ہی ہمارے ہتھیار ہیں جن سے ہم نے دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے

احمدی نوجوانوں کو اسلامی تعلیم سے واقف ہونا چاہیئے اور دعاؤں سے بہت کام لینا چاہیئے

(فرمودہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا۔ اور اس کے مقررہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے۔ اور ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں یا تلواریں ہوں۔ بلکہ ہماری فوج وہ ہے جس نے دلائل سے دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔ ہماری تلواریں اور ہماری بندوقیں وہ دلائل ہیں جو احمدیت کی صداقت کے متعلق ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہماری بندوقیں اور ہماری تلواریں وہ دعائیں ہیں جو ترقی احمدیت کے متعلق ہم ہر وقت مانگتے رہتے ہیں۔ اور ہماری بندوقیں اور ہماری تلواریں وہ اخلاقِ فاضلہ ہیں جو ہم سے صادر ہوتے ہیں۔

پس دلائل مذہبی۔ دعائیں اور اخلاقِ فاضلہ ہی ہماری توپیں اور یہی ہماری تلواریں۔ انہی توپوں اور انہی تلواروں سے ہم نے دنیا کے تمام ادیان کو فتح کرکے اسلام کا پرچم لہرانا ہے۔ اور اگر نوجوانوں میں یہ مہم جاری رہی تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی فوج تیار کرلیں گے۔ جس کے مقابلہ میں کوئی دشمن نہیں ٹھہر سکے گا۔ اور واقعہ میں اگر ہماری جماعت کے نوجوان مذہب کی تعلیم سے واقف ہوجائیں۔ اگر وہ ان دلائل سے واقف ہوجائیں جو غیر مذاہب کے مقابلہ میں ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں اور اگر وہ دعاؤں سے کام لیں تو دنیا کا کونسا انسان ہے جو ان کے مقابلہ میں ٹھہر سکتا ہو۔

بچپن سے میں نے مباحثات کے میدان میں قدم رکھا ہوا ہے۔ گو مجھے اس قسم کے مباحثات سے نفرت ہے جو مولوی کیا کرتے ہیں مگر دوسرے لوگوں سے علمی تبادلۂ خیالات میں بچپن کے زمانہ سے کرتا چلا آرہا ہوں۔ پس اس بارے میں میرا ۳۵ سالہ تجربہ یہ ہے کہ میں نے آج تک دنیا میں ایک انسان بھی ایسا نہیں دیکھا جو کوئی ایسی بات پیش کرسکے جو قرآنی اور احمدی تعلیم کے مقابلہ میں معقول قرار دی جاسکے۔ ہر مذہب کے پیروؤں سے میں نے باتیں کیں اور ہر قسم کے علوم رکھنے والوں سے میری گفتگوئیں ہوئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ایسا ہوا کہ یا تو ان کے اپنے ساتھیوں نے اقرار کیا کہ ہمارے آدمی کو جواب نہیں آیا اور یا انہوں نے کہا کہ ہمارے آدمی نے تعصب اختیار کرلیا ہے ورنہ آپ کے مقابلہ میں جو بات پیش کی جا رہی ہے یہ کوئی معقول نہیں دنیا کا کوئی اعتراض ایسا نہیں جو قرآن مجید پر پڑتا ہو۔ اور اس کا کافی اور شافی جواب ہمارے پاس موجود نہ ہو یا اللہ تعالیٰ ایسے موقعوں پر مجھے جواب سمجھا نہ دیتا ہو۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

بقیہ صفحہ ۴

جیساکہ اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ انہی مذکورہ بالا کرۂ ہوائی کے خواص پر وائرلیس کا انحصار ہے۔

جب کلام کیا جاتا ہے تو کرۂ ہوائی میں لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ جس طرح اگر ایک کنکر تالاب میں پانی کی سطح پر گرایا جائے تو پانی کی سطح پر گول گول حلقے نمودار ہوتے اور پھیلتے جاتے ہیں جوں جوں ان کا احاطہ بڑھتا جاتا ہے لہر کا عمق کم ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لہریں کناروں تک پہنچ جاتی ہیں۔

اور جب ایریل کے ذریعہ کسی لہر کو قابو (Receive) کیا جاتا ہے بجلی کی طاقت اس کو بڑھا چڑھا کر اپنی اصل طاقت پر لے آتی ہے اور ساؤنڈ باکس اس کو آواز میں تبدیل کر دیتا ہے۔

ان اصولوں کی بناء پر تیار کئے گئے سیٹ گھر گھر میں اس کرشمہ کا ظہور کر رہے ہیں۔ اور اس پیشگوئی کی مونہہ بولتی صداقت کا بین ثبوت ہیں۔

اس بارہ میں تو کوئی شبہ نہیں کہ کرۂ ہوائی روزِ اوّل سے ہی ان خواص کا حامل تھا لیکن ان صفات و خواص سے بنی نوع انسان کا ایک خاص مقصد کے لئے ایجادی استعمال کے لئے وقت معین تھا۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں جہاں بنی نوع انسان کو اس ایجاد کی توفیق ملنی مقدر تھی۔ (تاکہ وہ زمین پر ظہور پذیر ہونے والے واقعات کی اخبار۔ خواہ بھلائی کے لئے اور خواہ تخریب کے لئے نشر کر سکے۔ وہاں یہ پیشگوئی بھی پوری ہونی ضروری تھی کہ اس وقت خدائی آواز کو بلند کرنے والا بھی مبعوث کر دیا جائے گا تا وہ لوگوں کو ان کے خالق حقیقی کی طرف بلائے اور وہ اس کی پناہ میں آجائیں اس پیشگوئی میں نہ صرف زمینی امور (جو اس وقت ظاہر ہونیوالے تھے) کو بیان فرمایا بلکہ آسمانوں کے واقعات کا نقشہ بھی دے دیا گیا تا لوگ ان امور کو انسانی منصوبہ بندی یا محض اتفاقی واقعات پر محمول نہ کر سکیں۔

یہ امر قابل غور ہے کہ اہل زمین کی ایجاد ایک ایسے خطہ ملک میں ہوئی جو آسمانی پکار کو بلند کرنے والے کے ملک سے ہزاروں میل دور تھا اور اس وقت اس ایجاد کا کوئی چرچا نہ تھا۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں تیرہ سو سال قبل ہی ان امور کو اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرما دیا تھا تا وقت آنے پر اس کے کلام پاک اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر دلیل ٹھہریں پس خداوند تعالیٰ نے جو خبر دی تھی پوری ہوئی۔

محترم قریشی امیر احمد صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت قریشی امیر احمد صاحب جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھے لاہور میں ۸ر فروری کو صبح چھ بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا جہاں پر مقامی امیر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثرت سے احباب شامل ہوئے۔ اس کے بعد مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم قریشی صاحب مرحوم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے برادر زادہ تھے۔ بہت نیک، دعاگو، بے شر اور متقی بزرگ تھے ۱۹۰۱ء میں بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکن کی حیثیت سے عمر بھر خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ نے ایک لڑکی اور چار لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم قریشی صاحب مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی اور مرحوم کے نیک نمونہ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کراچی ۱۱ر فروری۔ صدر بھٹو نے شہری منصوبہ بندی کے ماہرین کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ ملک میں سستے مکانات کی کمی کو دور کرنے کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔ آپ نے کہا ہمیں سب سے پہلے کراچی۔ لاہور۔ ملتان۔ اور حیدرآباد جیسے شہروں کو مثالی شہر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ٹوکیو ۱۱ر فروری۔ جاپان نے سرکاری طور پر بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

اسلام آباد ۱۱ر فروری۔ صدر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ فوری طور پر بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ بھارت ان مذاکرات کے لئے کسی قسم کی کوئی شرط عائد نہ کرے انہوں نے کہا کہ ان کی شیخ مجیب سے ملاقات ضروری ہے کیونکہ دونوں ملکوں کے درمیان بہت سے اہم مسائل تصفیہ طلب ہیں۔

ڈھاکہ ۱۱ر فروری۔ بنگلہ دیش کی نام نہاد حکومت نے پاکستان کی حکومت سے تعاون کرنے کے الزام میں تمام بڑے بڑے لیڈروں کی جائدادیں ضبط کر لینے کا حکم دے دیا ہے۔ ان لیڈروں میں صبور خان، خواجہ خیرالدین، نورالامین، حمید الحق چوہدری، فضل القادر چوہدری بھی شامل ہیں۔ پ ر

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۱ر فروری۔ مرکزی وزیر محنت نے کہا ہے کہ صنعتی مسائل کے بڑھ جانے کی صورت میں مزید صنعتی عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ آپ نے کہا کہ نئی لیبر پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ پیداوار میں اضافہ ہو اور مزدوروں کی بے اطمینانی دور ہو جائے۔ اور وہ پیداوار بڑھانے کی کوشش کریں۔

نئی دہلی ۱۱ر فروری۔ اقوام متحدہ کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے مبصرین اب بھی جموں و کشمیر کی جنگ بندی لائن پر متعین رہیں گے۔ اور انہیں اس تمام علاقہ کا جائزہ لینے اور جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کی صورت میں ان کی رپورٹ کرنے کا حق حاصل ہے۔ واضح رہے کہ بھارتی لیڈر اب یہ تاثر دے رہے تھے کہ پاک بھارت حالیہ جنگ کے بعد اقوام متحدہ کے مبصرین کوئی مفید کام سرانجام نہیں دے سکتے۔

طرابلس ۱۱ر فروری۔ لیبیا کے صدر کرنل قذافی کو صدر بھٹو کا ایک پیغام ملا ہے جس میں انہوں نے صدر قذافی سے درخواست کی ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں غیر بنگالی مسلمانوں کے قتل عام کو روکنے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴